امیرالمؤمنین، خلیفۂ راشد، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
شہیدِ مسجدِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

''یہ مال عمر کا ہے نہ عمر کے باپ کا'' امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عیسائی راہب کے ایک تحریری وثیقہ پیش کرنے پر یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ بیت المقدس فتح ہو چکا تھا۔ مسلمانوں نے بیت المقدس کا محاصرہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فاتحِ مصر کی قیادت میں کئی ماہ جاری رکھا تھا۔ پھر سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی پہنچ گئے۔ اہل بیت المقدس نے تنگ آکر مسلمانوں کے سالار کو پیغام بھیجا کہ ''جو شخص بیت المقدس کو فتح کرے گا ہم اسے اچھی طرح پہچانتے ہیں، اس کی نشانیاں، اُس کا حلیہ سب ہماری آسمانی کتابوں میں لکھا ہوا ہے...... اگر تم وہ شخص ہمیں دکھادو اور اپنی کتابوں کے مطابق ہم اسے پہچان لیں تو ہم بغیر لڑائی شہر تمہارے حوالے کر دیں گے۔''

خلیفۂ راشد، مرادِ رسول امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بات پہنچائی گئی۔ انہوں نے مشورہ کیا کہ ''اگر خون خرابے اور قتلِ مشرکین کے بغیر ہی اس مقدس شہر پر پرچمِ اسلام لہرا سکتا ہے تو سفر کی صعوبتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔''

المختصر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پہنچے۔ مشرکین اہلِ کتاب نے کتاب کھولی۔ تمام علامات من وعن موجود پائیں۔ کہنے لگے ''ھٰذا ھو'' (یہی وہ فاتح شخصیت ہیں) اور شہر پناہ کا پھاٹک کھول دیا...... اسی موقعہ پر کچھ بعد ایک عیسائی عالم راہب حاضر ہوا اور امیر المؤمنین کی خدمت میں ایک تحریر پیش کی۔ اسی تحریر کو پڑھ کر امیر المؤمنین نے یہ تاریخی فقرہ بولا، جو اوپر درج ہے۔ ''یہ مال نہ عمر کا ہے نہ عمر کے باپ کا''

ساتھ بیٹھے لوگ حیرت میں گم تھے اور ابن خطاب کے تو بیسیوں واقعات ایسے ہیں جو اہلِ علم وفہم، اصحابِ جہد و جہاد کو حیران کر دیا کرتے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

''عمر کو کچھ نہ کہو، یہ حیرت واستعجاب میں ڈالنے والی اپنی ہر بات کا جواب رکھتے ہیں۔''

امیر المؤمنین نے ساتھی مجاہدین کو بتایا:

ظہورِ اسلام سے پہلے میں ایک تجارتی قافلے کے ساتھ ملک شام پہنچا۔ پھر قافلہ واپس روانہ ہوا مگر میری کوئی ضروری چیز رہ گئی تھی، میں اسے لینے کے لیے چلا گیا۔ واپس آیا تو قافلہ جا چکا تھا، ایک پادری مجھے اپنے ساتھ گرجا میں لے گیا اور پردیسی سمجھ کر ایک پھاوڑا اور ٹوکری میرے حوالے کی۔ اور مٹی کا ایک ڈھیر دکھا کر مجھے دوسری جگہ ڈالنے کا حکم دیا۔ وہ گرجا کا دروازہ بند کر کے چلا گیا، میں کوئی اس کا غلام تو تھا نہیں۔ وہ دوپہر کو واپس آیا تو مٹی وہیں کی وہیں پڑی تھی۔ اُس

نے غصے میں آ کر میرے سر پر مکّا مارا، جواب میں، میں نے اُس کے سر پر پھاوڑا مار دیا جس سے اس کا بھیجا نکل آیا۔ میں وہاں سے چل دیا، بقیہ دن اور پوری رات چلتا رہا۔ اگلی صبح ایک گرجا گھر کے سامنے آرام کرنے کے لیے بیٹھ گیا۔ سامنے موجود شخص اندر سے نکلا، اس نے مجھے سر سے پاؤں تک غور سے دیکھا، میرے لیے کھانا اور پانی لایا پھر کہنے لگا ''اہلِ کتاب جانتے ہیں کہ آج روئے زمین پر مجھ سے بڑا عالمِ کتب ربّانی کوئی نہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں آپ وہی شخص ہیں جو ہمیں اس گرجا سے نکالیں گے۔ آپ اس گرجا کو میرے نام واگزار لکھ دیجیے۔ مجھے یہ تحریر کر دیجیے۔ میں نے کہا آپ نے مجھے کھانا کھلایا ہے۔ مجھ پر احسان کیا ہے۔ اب میرے ساتھ تمسخر نہ کیجیے۔ مگر وہ نہ مانا۔ آخر میں نے اسے یہ تحریر لکھ دی...... آج اسی تحریر کو لے کر حاضر ہوا ہے۔ کہتا ہے:

''اپنا وعدہ پورا کیجیے۔''

میں نے جواب دیا ہے کہ:

''یہ مال نہ میرا ہے، نہ میرے باپ کا، میں تجھے کیسے دے سکتا ہوں۔'' (ازالۃ الخفاء بحوالہ ابن عساکر و دینوری)

امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ قریش مکہ کی زائد از دو درجن شاخوں میں سے عدی بن کعب کی اولاد میں سے ہیں۔ اُنھوں نے اپنے بہنوئی اور چچازاد بھائی کے بیٹے سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن فضیل کے ساتھ عشرہ مبشرہ کی سعادت وبشارت پائی ہے۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتویں دادا میں ہم جدّ رسول بن جاتے ہیں۔

ایک دن بُت خانے میں سو رہے تھے کہ ایک بت پر قربانی چڑھائی گئی، بُت کے اندر سے آواز آئی:

''اے جلیح! ایک فصیح البیان کہتا ہے لا اللہ الا اللہ'' یہ آواز سن کر سب لوگ بھاگ گئے۔ حضرت عمر فرماتے ہیں میں کھڑا رہا۔ دوبارہ وہی آواز آئی...... اس واقعہ کے کچھ دن بعد چرچا ہوا کہ ''یہ نبی ہیں'' کچھ دنوں بعد نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم کعبہ میں دوران نماز سورت ''الحاقہ'' پڑھتے سنا۔ جس میں قیامت اور حشر ونشر کا مؤثر بیان ہے۔ دل پر ایک خاص اثر ہوا، فرماتے ہیں:

''وَقَعَ الْاِسْلَامُ فِیْ قَلْبِیْ کُلَّ مَوْقِعٍ'' اسلام پوری طرح میرے دل میں بیٹھ گیا۔ مگر ''سہج پکے سو میٹھا ہو'' اسلام کا اعلان نہیں کیا۔ اس کے بعد سرداران قریش ابوجہل وغیرہ نے دارالندوہ میں میٹنگ بلائی کہ اس نئے دینِ اسلام اور اس میں داخل ہونے والے لوگوں کا کیا کیا جائے؟ طے یہ ہوا کہ داعیٔ اسلام سرورِ دوعالم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ کر دیا جائے۔ مگر اس مشکل قرارداد پر عمل کی کیا صورت ہو؟

اُدھر دو دن پہلے بارگاہِ رب العالمین میں خاتم النبیین والمعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ہاتھ عزت اسلام کے لیے ابن خطاب کو نامزد کر کے دعا کے لیے اٹھ چکے تھے۔ اب خطّاب کا بیٹا نہایت اعتماد کے ساتھ اُٹھا اور کہنے لگا:

''یہ بڑا کام میرے ذمہ کر دیا جائے۔''

سب سرداروں نے بہ نظرِ تحسین دیکھا اور کہا کہ ہاں اس جبلِ عزیمت کو سَر کرنا تمہارے ہی مقدر میں ہے۔

عمر بن خطّاب اٹھے اور سید الانبیاء کے گھر کا رُخ کیا۔ بیتِ نور کچھ دور تو نہیں تھا مگر اس سے پہلے ہی چند قدم پر ایک نوجوان نعیم بن عبداللہ نے کانٹا بدل دیا۔ ''عمر! پہلے اپنے گھر کی خبر لو، تمہارے بہنوئی اور بہن کلمہ توحید پڑھ چکے ہیں۔'' بہن کے گھر پہنچے، بہنوئی کو مار پیٹ کیا، بہن چھڑانے آئی، اُس پر بھی ہاتھ اٹھایا۔ مگر شیرنی گرجی ''عمر تو جس خطّاب کا بیٹا ہے میں بھی اُسی کی لختِ جگر ہوں، جان جاسکتی ہے، ہم ایمان نہیں چھوڑ سکتے۔'' پھر شیرنی جیت گئی...... شاعر نے نقشہ کھینچا

نمی دانی کہ سوز قراءت تو دگرگوں کرد تقدیرِ عمر را

سیدہ اُمِّ جمیل فاطمہ بنت خطّاب چند لمحے پہلے سورت طٰہٰ کی ابتدائی آیات سیکھ رہی تھیں، عمر کی نظر مقدس آیات پر پڑی۔ لکھا تھا:

''اِنَّنِیۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ''

بلاشبہ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی اِلٰہ، کوئی مالک ومختار، کوئی معبود ومسجود ومقصود نہیں تو میری بندگی کرلے۔

سورۂ حدید میں اللہ نے لوہے کی تعریف کی ہے اگر لوہا خالص ہو تو مقناطیس اُسے کھینچ ہی لیتا ہے...... نبی کی دعا، بہن کی دعوت اور آیت کریمہ کی گرفت نے ابن خطّاب کے دل ودماغ کو اب کسی دوسرے کا نہ رہنے دیا تھا۔ قدموں کو اٹھانا محال ہوگیا تھا مگر گرتے پڑتے مدرسۂ حق، ''دارِ ارقم'' سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آپہنچے۔ ایمان قبول کیا، اسلام کا اعلان کیا۔

سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر بلند فرمائی جس کی تائید میں ۴۰ نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے۔ مشرک سردارانِ قریش کسی خوش خبری کے انتظار میں تھے، اُن پر سوگ کا عالم طاری ہوگیا۔ حمزہ وعمر رضی اللہ عنہما کی قیادت اور خاتم النبیین والمعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں ۴۰ اہل توحید نے حرم کعبہ میں پہلی باجماعت نماز ادا کی۔ حرم کعبہ سے متصل بڑے پہاڑ نے ابنِ خطّاب کو مرحبا کہا۔ فاروق اعظم نے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر نعرۂ توحید بلند کیا تاکہ جن لوگوں کو ابھی تک اسلامِ عمر کی خبر نہیں پہنچی اُن تک ندائے عمر پہنچ جائے...... یہ پہاڑ اسی دن سے جبلِ عمر کے نام سے مفتخر ہوگیا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ داخل اسلام ہوئے تو چالیسویں نمبر پر تھے۔ جرأت واستقامت، دینی خدمات اور توجّہاتِ نبوی سے فیض پاکر مومنِ اوّل بلافصل خلیفہ رسول سیدنا صدیق اکبر کے سوا سب صحابہ کو پیچھے چھوڑ گئے یعنی ثانی رسول کے ثانی بن گئے۔

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا:

''یارسول اللہ! آج رات بہت تاریک ہے۔ بے شمار ستارے چھوٹے بڑے نظر آرہے ہیں اور بے شمار ایسے ہیں جو نظر نہیں آرہے۔ یارسول اللہ! کیا کوئی ایسا مؤمن بھی ہے جس کی نیکیاں ان ستاروں جتنی ہوں۔''

ارشاد سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہوا:

''ہاں یہی ابن خطّاب کی نیکیاں اس سے بھی بڑھ کر ہیں۔''

اُمّ المؤمنین مغموم ہوگئیں ''تو پھر میرے والد''؟

فرمایا:

''عائشہ! عمر کی عمر بھر کی نیکیاں تیرے باپ (صدیق اکبر) کی غارِ ثور والی راتوں میں سے ایک رات کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔'' (الحدیث)

ہاں یہی ابنِ خطّاب جب امیر المؤمنین بنے تو ہوا کے دوش پر ساریہ کو میدانِ جہاد میں ہدایات دے کر فتح کی راہ دکھار ہے ہیں۔ زمین پر زلزلہ آیا تو دُرّہ مار کر زمین کو ڈانٹ رہے ہیں ''اَلَمْ اَعْدِلُ عَلَیْکَ'' کیا میں نے تجھ پر عدل قائم نہیں کیا۔ زمین تھم گئی اور پھر آج تک مدینہ میں زلزلہ نہیں آیا۔ پہاڑ سے آگ نکلی تو اپنی چادر دے کر اپنے ساتھی تمیم داری کو آگ ہٹانے کا حکم فرمار ہے ہیں اور تمیم داری اس چادر کی جھپٹ سے آگ کو واپس کررہے ہیں پھر آج تک وہاں لاوا نہیں نکلا۔ دریائے نیل کو جاری نہ ہونے پر ایک خط لکھ کر دھمکار ہے ہیں کہ اسے سارے نخرے بھول گئے۔ آج تک اس کا پانی رکا نہیں۔ وہ اسلامیان مصر وسوڈان کی خدمت میں آج بھی سرگرداں ہے۔

آگ، پانی، مٹی اور ہوا تمام عناصر پر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی حکمرانی ہے اور کیوں نہ ہوتی کہ علمائے یہود و نصاریٰ بھی ان کا نام ونسب اور صفات وکردار اپنی کتابوں میں لکھا پاتے تھے۔

اسی کا اعلان قرآن نے بھی کیا کہ اصحابِ نبی خصوصاً کبار صحابہ کا مبارک ذکر اور ان کی مبارک امثال تورات و انجیل میں دی جاچکی ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ جو قرآن عظیم الشان پر ایمان رکھتے ہیں۔

یہ جب تک محفل کون و مکان زندہ رہے گی
زمانے میں عمر کی داستاں زندہ رہے گی

☆☆☆

حارث ون
HARIS 1
ڈاؤلینس ریفریجریٹر
اے سی سپلٹ یونٹ
کے بااختیار ڈیلر

Dawlance
نزد الفلاح بینک، حسین آگاہی روڈ، ملتان
061 -4573511
0333-6126856